احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

ہفتہ
۲۷- شعبان ۱۴۱۳ھ
۲۰- تبلیغ ۱۳۷۲ ہش
۲۰- فروری ۱۹۹۳ء

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نمبر
جلد ۷۸/۴۳ نمبر ۴۳

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا منظوم کلام

تری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اٹھائیں گے ہم
مگر نہ چھوڑیں گے تجھ کو ہرگز نہ تیرے دَر پر سے جائیں گے ہم

تری محبت کے جُرم میں ہاں جو پِیس بھی ڈالے جائیں گے ہم
تو اس کو جانیں گے عین راحت نہ دل میں کچھ خیال لائیں گے ہم

سُنیں گے ہرگز نہ غیر کی ہم نہ اس کے دھوکے میں آئیں گے ہم
بس ایک تیرے حضور میں ہی سرِ اطاعت جُھکائیں گے ہم

جو کوئی ٹھوکر بھی مار لے گا تو اُس کو سہہ لیں گے ہم خوشی سے
کہیں گے اپنی سزا یہی تھی زباں پہ شکوہ نہ لائیں گے ہم

ہمارے حالِ خراب پر گو ہنسی اُنہیں آج آ رہی ہے
مگر کسی دن تمام دنیا کو ساتھ اپنے رُلائیں گے ہم

ہُوا ہے سارا زمانہ دشمن ہیں اپنے بیگانے خوں کے پیاسے
جو تُو نے بھی ہم سے بے رُخی کی تو پھر تو بس مر ہی جائیں گے ہم

یقیں دلاتے رہے ہیں دنیا کو تیری اُلفت کا مُدّتوں سے
جو آج تُو نے نہ کی رفاقت کسی کو کیا مُنہ دکھائیں گے ہم

پڑے ہیں پیچھے جو فلسفے کے اُنہیں خبر کیا کہ عشق کیا ہے
مگر ہیں ہم رَہرُوِ طریقت ثمارِ اُلفت ہی کھائیں گے ہم

سمجھتے کیا ہو کہ عشق کیا ہے یہ عشق پیارو کٹھن بَلا ہے
جو اس کی فرقت میں ہم پہ گذری کبھی وہ قِصّہ سُنائیں گے ہم

ہمیں نہیں عطر کی ضرورت کہ اس کی خوشبو ہے چند روزہ
بُوئے محبت سے اس کی اپنے دماغ و دل کو بسائیں گے ہم

مِٹا کے نقش و نگارِ دیں کو یُونہی ہے خوش دُشمنِ حقیقت
جو پھر کبھی بھی نہ مِٹ سکے گا اب ایسا نقشہ بنائیں گے ہم

خبر بھی ہے کچھ تجھے او ناداں کہ مَردُمِ چشمِ یار ہیں ہم
اگر ہمیں کج نظر سے دیکھا تو تجھ پہ بجلی گرائیں گے ہم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دُو روپے پچاس پیسے

۲۰- تبلیغ ہش ۱۳۷۲ — ۲۰- فروری ۱۹۹۳ء

وہ جلد جلد بڑھے گا

حضرت امام جماعت الثالث۔ اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ اپنی رحمتیں نازل فرماتا رہے۔ یوروپ تشریف لے گئے تو آپ سے پوچھا گیا کہ آپ کا اور آپ کی جماعت کا تعلق کیا ہے۔ سوال پوچھنے کی ضرورت تو نہیں تھی۔ کیونکہ سوال پوچھنے والا جانتا تھا کہ آپ امام جماعت ہیں لیکن اچھا ہُوا کہ یہ سوال پوچھا گیا۔ کیونکہ اس کے جواب سے بہت سے عقدے کھُل گئے۔ حضور نے جواب دیا کہ ساری جماعت مِل کر مَیں بنتا ہوں۔ گویا آپ جماعت کی اجتماعی حیثیت کی نمائندگی کرتے ہیں نہ آپ جماعت سے الگ کوئی وجود ہیں اور نہ جماعت آپ سے الگ کوئی وجود ہے۔ ہم نے کہا ہے کہ اس جواب سے بہت سے عقدے کھُل گئے۔ ایک عقدہ کی طرف ہم آج توجہ دلانا چاہیں گے۔

حضرت امام جماعت الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر اپنی رضا کا اظہار فرماتا رہے۔ کے متعلق یہ بات جو آتی ہے۔ اور یہ خدا کی بتائی ہوئی بات ہے۔ کہ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ تو اگرچہ پہلے تو یہ خیال آتا ہے کہ حضور کی زندگی پر نظر ڈالی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ حضور نے کس طرح فی الواقعہ جلد جلد ترقی کی۔ لیکن اگر بنظرِ غائر اس بات کی طرف دیکھا جائے تو جماعت کی اجتماعی ترقی۔ اور اس کی مسلسل ترقی۔ سامنے آتی ہے۔ حضور کے باون سالہ دَور میں جماعت کی جو ترقی ہوئی۔ جس طرح جماعت زندگی کے ہر شعبہ میں آگے بڑھی اور غیروں نے بھی اعتراف کیا کہ اب یہ جماعت ایک تناور درخت بن گئی ہے۔ اندرونی قوت حاصل ہوئی اور بیرونی پھیلاؤ نمایاں سے نمایاں تر ہوتا چلا گیا۔ جماعت کے افراد کی تعداد بڑھی۔ مشنوں کی تعداد بڑھی۔ مربّیوں کی تعداد بڑھی۔ لٹریچر خاصی تعداد میں شائع ہُوا۔ اور جماعت نے معاشرہ کو مختلف جہات سے مفید مشورے دئیے اور بہتر بنایا۔

لیکن یہ بات باون سال کے بعد ختم نہیں ہو گئی۔ "وہ جلد جلد بڑھیگا" میں چونکہ حضرت امام جماعت الثانی ہی کا ذکر نہیں تھا بلکہ "جماعت" کا بھی تھا۔ اس لئے حضور کے وصال کے بعد بھی یہ بات پوری ہوتی رہی۔ ہو رہی ہے اور ہوتی رہے گی۔ جماعت ہمیشہ جلد جلد بڑھے گی اور بڑھتی چلی جائے گی۔ آپ اس بات پر غور کریں گے تو حیران رہ جائیں گے۔ کہ جماعت اب کس طرح بڑھ رہی ہے۔ اور جلد جلد بڑھ رہی ہے۔ خدا کرے کہ جلد جلد بڑھتی ہی رہے اور ہمارے ایمانوں کو مضبوط سے مضبوط تر بناتی رہے۔ یعنی ہمارے ایمان بھی بڑھتے رہیں۔

ہماری تشنگی کی ہو رہی ہے یوں پذیرائی
کہ ہر لمحہ ہمارے سامنے پیمانہ آتا ہے
ہماری آمد آمد پر ہر اک میکش پکار اُٹھا
"ذرا دل تھام لو اپنا کہ اِک دیوانہ آتا ہے"

ابوالاقبال ——————

○

خلا میں بھی ہے خدا تم اسے خلا نہ کہو
جو آسماں سے نہ آئے اسے صدا نہ کہو

کسی کے جَور سے پہنچی ہے میری رُوحِ وفا
جو بات مَیں نے کہی ہے اسے گِلہ نہ کہو

خدا کی دین جزا ہے وہ خوب دیتا ہے
کسی عمل کا اسے تم کبھی صِلہ نہ کہو

تم انتظار کرو اپنی خوش نصیبی کا
جو کر چکے ہو، ابھی اس کو انتہا نہ کہو

کسی نے دی ہے سنگھاسن کے ڈولنے کی خبر
یہ راز ہے اسے کچھ دیر برملا نہ کہو

زمیں کا فاصلہ ناپو تو خیر ناپو تم
جو میرے دل میں مکیں ہے اسے جُدا نہ کہو

ہر ایک نقشِ قدم میں نہیں چراغ کی لَو
ہر ایک شخص کو رستے میں رہنما نہ کہو

خدا سے دونوں جہاں لے کے اور بھی مانگو
ہے روک کوئی تو اُس روک کو حیا نہ کہو

قصور ہے جو نظر کا تو آنکھ بنواؤ
ضیاء ہے نُور، اندھیرے کو تم ضیاء نہ کہو

نسیم آنکھ سے ٹپکاؤ لفظ اشکوں کے
جو آنسوؤں سے نہ تر ہو اسے دعا نہ کہو

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی بعض نصائح

اس عاجز پر اللہ تعالیٰ کے عظیم احسانات میں سے ایک یہ ہے کہ بچپن سے ہی حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے ملاقات کا شرف حاصل ہوتا رہا، حضور کی تقاریر اور خطابات سننے کا موقع ملا۔ درسوں میں بھی شمولیت کی توفیق پائی اور بطور واقف زندگی انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں میں بے شمار نصائح سے مستفید رہا۔ حضور کی یہ بہت بڑی خوبی تھی کہ بچوں سے نہایت شفقت سے پیش آتے۔ چونکہ بچوں پر بڑوں کا ایک رعب ہوتا ہے اور پھر امام جماعت کا تو مقام ہی ایسا ہے کہ اس کا غیر معمولی احترام لازم ہے۔ لیکن حضور ملتے ہی ایسی طرز پر گفتگو شروع کرتے کہ بچے کی حوصلہ افزائی ہو جاتی اور وہ بلا تکلف کھل کر بات کرنے میں لطف اٹھاتا۔ پھر یہ کہ ایسے موضوعات پر گفتگو ہوتی جو کہ بچوں کی دلچسپی کا باعث ہوتے۔ مزید برآں ان سے مختلف معاملات کے بارہ میں جس قدر بھی ان کو علم ہوتا وہ معلومات حاصل کرتے بچے چونکہ سادہ ہوتے ہیں اور انہیں کسی مصلحت وغیرہ کا خیال نہیں ہوتا اس لئے وہ بے لاگ تبصرہ اور بلا کم و کاست بات بیان کر دیتے ہیں۔ اس طرح حضور کو بعض حالات کے بارہ میں ٹھیک ٹھیک معلومات حاصل ہو جاتیں۔

طلباء کو حضور بڑے دلنشیں انداز میں نصیحت فرماتے کہ یہ معلوم کرنے کی کوشش کرو کہ تمہارا طبعی میلانات اور طبیعت کا رجحان کس طرف ہے پھر والدین سے کہو کہ تمہیں اسی لائن میں لے جانے کے انتظامات کریں۔ اپنی صلاحیتوں سے بھرپور فائدہ اٹھاؤ اور ہمیشہ اپنے مطمح نظر کو بلند رکھو اور کوشش کرو کہ اپنے علم اور فن میں کمال حاصل کرو۔ کبھی حوصلہ نہ ہارو اور استقلال اور مستقل مزاجی سے محنت کے ساتھ قدم بڑھاتے چلے جاؤ۔ یہ کبھی نہ بھولنا کہ جو کچھ تم نے حاصل کیا ہے یہ سب بزرگوں اور تمہاری دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے عطا کیا ہے اور آئندہ بھی دعاؤں سے ہی اس کی مدد کے طلب گار رہو۔ اپنی مصروفیات کی بناء پر دینی علم کے حصول اور عبادات سے کبھی غافل نہ ہونا کیونکہ اگر دین نہیں تو کچھ بھی نہیں رات کو سونے سے قبل مراقبہ کیا کرو اور سارا دن جو جو کام کئے ہیں انکا جائزہ لے کر جہاں جہاں کوئی کمزوری یا کوتاہی دکھائی ہے یا غلطی کی ہے اس کی اصلاح کی طرف توجہ دو اور مزید بہتر عمل کیلئے عہد کرتے رہو۔ اپنی صحت کا بھی خیال رکھو۔ یاد رکھو ایک احمدی کی جان بڑی قیمتی ہے اس لئے اپنی جان کی بھی حفاظت کرو اور موسم کے مطابق لباس پہنو۔ کسی نہ کسی گیم میں ضرور حصہ لو اور سیر و تفریح کے لئے بھی وقت نکالو احمدی کھلاڑی کو بھی بہترین کھلاڑی ہونا چاہیئے خوب مشق کرو اور کوشش کرو کہ تمہاری ٹیمیں صف اول کی ٹیموں میں شمار ہوں۔

جب بھی کسی نئی جگہ تقرری ہوتی بھجوانے سے پہلے مفصل ہدایات فرماتے جہاں جا رہے ہیں وہاں کے حالات سے آگاہ کرتے اور جن لوگوں سے واسطہ پڑنا ہوتا ان کا تفصیلی تعارف کرواتے اور بتلاتے کہ ان سے کس طرح معاملہ کرنا ہے کون کون سے امور میں احتیاط برتنی ہے کس حد تک تعاون کرنا ہے اور اگر مفاد سلسلہ کو خطرہ ہو تو کیا اقدامات اختیار کرنے ہیں وغیرہ۔

حضور کو خدام سلسلہ اپنے بچوں کی طرح عزیز تھے۔ ان کا ہر طرح خیال رکھتے انکی بے لوث مساعی کی قدر کرتے اور بہت حوصلہ افزائی فرماتے اور ان کے لئے اور ان کے اہل و عیال کے لئے رات دن دعائیں کرتے رہتے۔ انکی ضروریات کا خیال رکھتے اور اگر کوئی بدخواہ انہیں تکلیف پہنچانے کا ارادہ کرتا تو اس کی حفاظت کا انتظام کرواتے۔ ایک مرتبہ میری جہاں تقرری تھی وہاں بعض سلسلہ کے بدخواہوں نے مجھے جان سے مارنے کی دھمکی دے دی اور کہا کہ تمہارے خیر خواہوں کو تمہاری لاش بھی نہیں ملے گی۔ میں نے افسران بالا کو بذریعہ تار اطلاع کی اور حضور کی خدمت میں بھی دعا کے لئے عرض کیا حضور نے خود ہی مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کو بلوا کر ہدایت فرمائی کہ دو مستعد کارکنوں کو بذریعہ ہوائی جہاز بھجواؤ نیز امیر جماعت کو بذریعہ پرائیویٹ سیکرٹری فون پر ہدایت فرمائی کہ حفاظت کا انتظام کرو اور رات کو پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے براہ راست فون پر مجھ سے میری خیریت دریافت فرمائی اور جب یہ بتایا کہ حضور میری بہت فکر کر رہے ہیں تو میرے آنسو بہہ نکلے اور میرے دل سے اپنے اس عظیم محسن کے لئے دعا نکلی جسے اس ادنیٰ خادم کی اس قدر فکر ہے میں نے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے عرض کیا کہ حضور کو تسلی دیں۔ میری حفاظت کے لئے دو خدام اس وقت میرے پاس ہیں اور کہ میرے لئے حضور کی دعائیں کافی ہیں۔

اس واقعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضور کو اپنے خدام کی کتنی فکر رہتی تھی۔

مختلف مواقع پر ملاقاتوں کے دوران بالمشافہ حضور نے جو نصائح اور ہدایات فرمائیں ان میں سے بعض کا خلاصہ اپنے الفاظ میں ذیل میں درج ہے:۔

۱۔ جو کام بھی کریں خدا کی خاطر کریں اسی کی خوشنودی اور رضا مقصود ہو۔ بندوں سے کسی اجر یا انعام کی توقع نہ کریں اور اپنے اجر کی توقع خدا تعالیٰ سے ہی رکھیں۔

۲۔ قناعت پسندی، سادگی اور بے تکلفی کو اپنائیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ صفائی کا خیال نہ رکھا جائے۔ صفائی جزو ایمان ہے لباس صاف ستھرا ہونا چاہیئے اور سلیقہ شعاری بھی ضروری ہے۔

۳۔ اپنی طبیعت کو بھی سادہ بنائیں ہر ماحول میں اور کیسے بھی حالات ہوں ان میں رہنے اور گذارہ کرنے کی استطاعت پیدا کریں اور اس کی مشق کریں۔

۴۔ آپس میں محبت اور حسن سلوک سے رہیں۔ معمولی معمولی باتوں پر اختلاف نہ کریں۔ مل جل کر تعاون سے کام کرنا سیکھیں جب زیادہ کام ہوں تو باہم مشورہ سے تقسیم کر لیں اور ایک دوسرے کے مشورہ کا احترام کریں۔

۵۔ اپنے سینیئر کا پورا احترام کریں اور خواہ وہ تمہارا حق نہ بھی ادا کرے تم اس کا حق ادا کرو اس بات کی عادت ڈالو کہ جو بھی ہدایت یا حکم ملے اس کی من و عن تعمیل کی جائے۔ اگر اختلاف ہو تو بھی تعمیل کے بعد افسران بالا کے پاس معاملہ لے جاؤ انکار مت کرو۔

۶۔ دوسروں کے ساتھ بھی تعاون سے کام لو اور جہاں تک ممکن ہو دوسروں کی خدمت کے مواقع پیدا کرتے رہو۔ جہاں سلسلہ کے مفاد کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہو وہاں ڈٹ جاؤ پھر کسی کی پرواہ نہیں کرنی۔ صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرو وہ ہمیشہ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔

۷۔ یہ تمہارا فرض ہے کہ مجھے حالات سے پوری طرح باخبر رکھو اور جہاں بھی کوئی نقص دیکھو اس کی نشاندہی بلاخوف لومۃ لائم کرو اور اس کی اصلاح کیلئے خود بھی کوشش کرو اور مجھے بھی بروقت مشورہ دو۔

۸۔ اپنی صحت کا خاص خیال رکھو۔ کام بھی خوب کرنا چاہیئے لیکن کچھ وقت کھیل کے لئے بھی نکالنا چاہیئے۔ زیادہ کام کرنے والوں کو بعض اوقات قبض کی شکایت ہو جاتی ہے اس کے لئے ہومیوپیتھی دوا نکس وامیکا ۳۰ بہت مؤثر ہے یہ دوائی تو نصف بیماریوں کا علاج ہے۔ سوتے وقت ایک خوراک لینی مفید رہتی ہے۔

۹۔ لغویات سے ہمیشہ پرہیز رکھو۔ اور وہی کام کرو جو کہ مفید ہو۔

۱۰۔ ہر قسم کے علوم حاصل کرو لیکن یاد رکھو کہ تمام علوم کا سرچشمہ کلام الٰہی ہے اس کا ترجمہ سیکھو اور تدبر اور غور و فکر کی عادت ڈالو۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضور کی نصائح پر ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے دو مطالبے
سادہ زندگی اور وقفِ زندگی

یعقوب امجد

۱۹۳۴ء کے پُرآشوب دَور میں جماعت احمدیہ کے امام ثانی حضرت میرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے "تحریک جدید" کا اعلان کیا۔ تاکہ جماعت کے مستقبل کو روشن و تابناک بنانے کے لئے کچھ تعمیری منصوبوں کا آغاز کرتے ہوئے بیرونی ممالک میں دعوت الی اللہ کے کام کو بڑھایا جائے۔

ارشادِ ربانی ہے: نصیحت کرتے رہو، اس لئے کہ نصیحت کرنا یقیناً نفع مند ہے۔ چنانچہ اسی اصل کے مطابق حضرت امام ثانی نے فرمایا:

"میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ خیال ڈالا کہ تحریک جدید کے متعلق، جو امور میں نے بیان کئے ہیں وہ جماعت کے سامنے اس وقت تک کہ مشیتِ الٰہی ہمیں کامیاب کر دے ہر چھٹے ماہ دوہرائے جانے چاہئیں۔"

(خطبہ فرمودہ ۲۶ مئی ۱۹۳۵ء)

تحریک جدید اگرچہ ایک مالی تحریک ہے مگر اس کو کامیابی سے ہمکنار کرنے اور اس کے ذریعے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے پیارے امام ثانی نے احبابِ جماعت کے سامنے متعدد مطالبات پیش کیے۔ اس لئے کہ ان پر عمل کرنا ہی تحریکِ جدید کی روح کو پانا اور سمجھنا ہے۔ چنانچہ ان سطور میں ہم نے دو بڑے مطالبوں کو اپنا موضوع بنایا ہے تاکہ اس دَور میں ان کی اہمیت پر کچھ روشنی ڈالی جائے اور ان پر عمل کرنے کے لئے جماعت کے اندر ایک نیا جذبہ پیدا کیا جائے تاکہ احبابِ جماعت بہتر طور پر تحریک جدید کی مالی قربانی کی ضرورت کو سمجھ سکیں۔

ہم نے جن دو مطالبوں کو چنا ہے ان میں ایک "سادہ زندگی" اور دوسرا مطالبہ "وقفِ زندگی" ہے۔ ان کا ایک مختصر جائزہ احباب کے سامنے پیش کیا جاتا ہے

سادہ زندگی

ایک عمل اسراف ہے، جسے شیطانی عمل کے مترادف قرار دیا گیا ہے اور دوسرا بخل ہے، اسے ناپسندیدہ سمجھا گیا ہے۔ گویا اسراف اور بخل کو چھوڑ کر ان کے بین بین راہ اختیار کرنے کا ارشاد ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

بہترین کام وہ ہے جس میں میانہ روی اختیار کی جائے مگر سادہ زندگی کا مطالبہ یہ بتاتا ہے کہ بعض اوقات انسان میانہ روی کے اندر رہتے ہوئے بھی کچھ اخراجات بڑھا لیتا ہے۔ اس لئے اس مبارک تحریک کے لئے مالی قربانی کے تقاضے کو پورا کرنے کے لئے امام جماعت نے ہمیں سادہ زندگی گذارنے کی راہ سجھائی۔ انہوں نے ایک خطاب میں فرمایا

"ایک مدت سے میری خواہش تھی کہ جماعت کو (۔) سادہ زندگی کی عادت ڈالوں مغربی تمدّن کے اثرات اور ایشیائی تمدّن کے گندے اثرات سے بھی ان کو علیحدہ رکھوں، مگر کوئی صورت ایسی نہیں نکلتی تھی۔ کبھی میں یہ سکیم بناتا تھا کہ ایک بورڈنگ بناؤں۔ کبھی انصار اللہ قائم کرنے کی تجویز کرتا تھا۔ مگر ان میں سے کوئی تجویز دل کو نہ لگتی تھی۔ تب اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایسا دھکا لگایا کہ میں نے سمجھا اس وقت میں جو کچھ کہوں گا سب مان لیں گے ......"

حضور نے مزید ارشاد فرمایا:

"جن کے کھانوں میں تنوع پایا جاتا ہے ایسے لوگ مالی یا جانی کسی قسم کی قربانی نہیں کر سکتے جب تک اپنے حالات میں تبدیلی پیدا نہ کریں۔ کھانے میں سادگی پیدا کی جائے ایک سے زیادہ سالن نہ استعمال کیا جائے۔ ہر احمدی جو اس جنگ میں ہمارے ساتھ شامل ہونا چاہے، یہ اقرار کرے کہ وہ آج سے صرف ایک سالن استعمال کرے گا۔"

(الفضل ۷ اپریل ۱۹۳۷ء)

مذکورہ اقتباس میں سادگی کے ایک پہلو یعنی کھانے میں سادگی اختیار کرنے کا اشارہ ملتا ہے۔ حضرت امام ثانی کے ارشادات کا مطالعہ کرنے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ان کی یہ خواہش تھی کہ جماعت کے افراد ہر شعبۂ زندگی میں سادگی کو اختیار کریں۔ سادہ زندگی کے مطالبے کی اہمیت اس لئے زیادہ ہے کہ اس مطالبے پر عمل پیرا ہو کر جماعت زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش کر سکتی ہے اور جماعت کی مالی قربانی ہی تحریک جدید کو اکناف عالم تک اپنے پروگرام پھیلانے کی تیاری میں مدد دے سکتی ہے۔ سادہ زندگی میں، انسانی زندگی کا قریباً ہر شعبہ شامل ہے۔ اس لئے اگر ہم سادگی کا دامن تھام کر تکلفات سے کنارہ کشی کر لیں، تو ہماری مالی قربانی کا معیار پہلے سے کہیں بڑھ سکتا ہے۔ مثلاً مکانوں کی تعمیر و آرائش، روزانہ کی خوراک و لباس اور باہمی ملاقاتوں کے نام پر دعوتوں کا اہتمام وغیرہ میں اگر سادگی کو اپنا لیا جائے تو تحریک جدید کے لئے ہم اپنی اپنی قربانیوں میں خاطر خواہ اضافہ کر سکتے ہیں۔ سادہ زندگی کے ضمن میں ہم یہاں حضرت امام ثانی کے بعض اور فرمودات نقل کرتے ہیں۔ تاکہ ان کی روشنی میں ہم اپنے اندر تحریکِ جدید کے اس مطالبے کو بشاشتِ قلبی سے جاری کر سکیں۔ حضور نے فرمایا۔

"اس زمانے میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے اس لئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں اور اخراجات کم کر دیں تاکہ جس وقت بھی قربانی کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے وہ تیار ہوں۔ قربانی کے لئے صرف تمہاری نیت ہی فائدہ نہیں دے سکتی جب تک تمہارے پاس سامان بھی مہیا نہ ہوں (۔) اگر سامان مہیا نہ ہوں تو ہم وہ قربانی کسی صورت میں پیش نہیں کر سکتے جس کی ہمیں خواہش ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم میں ہر ایک سادہ زندگی اختیار کرے تاکہ وقت آنے پر وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کر سکے۔"

(الفضل ۱۲ جون ۱۹۳۵ء)

مزید فرمایا۔

"سادہ زندگی کی تحریک کوئی معمولی نہیں۔ بلکہ دراصل دنیا کے آئندہ امن کی بنیاد اسی پر ہے۔"

(الفضل ۹ اکتوبر ۱۹۳۶ء)

ایک اور موقع پر فرمایا۔

"ایک کھانا کھانے اور سادہ لباس پہننے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس طرح امارت اور غربت کا سوال جاتا رہتا ہے۔" (الفضل ۸ فروری ۱۹۳۶ء)

"نیز یہ کہ جب مشکلات کا وقت آئے تو نہ کھانے کی روک ہماری جماعت کی راہ میں حائل ہو اور نہ لباس کی روک تکلیف میں مبتلا کر سکے۔"

(الفضل ۱۵ فروری ۱۹۳۶ء)

سادہ زندگی کا مقصد یہ ہے کہ سادگی ہمیں دین سے محبت کرنا سکھاتی ہے۔ فی زمانہ جماعت احمدیہ سے اس کے امام ثانی نے جو سادگی کا مطالبہ فرمایا تھا۔ وہ کوئی معمولی مطالبہ نہیں تھا۔ بلکہ اس کو اپنا کر ہم ساری دنیا کے دل جیت سکتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ احباب جماعت آج بھی اپنے ہر شعبۂ زندگی میں اس کو رواج دیں۔ تاکہ مالی قربانی کا معیار بلند سے بلند ہوتا چلا جائے۔

وقفِ زندگی

وقفِ زندگی کی تحریک جماعت احمدیہ نے منظم طور پر پیش کی ہے۔ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت میرزا غلام احمد قادیانی نے خود کو دینِ حق کی اشاعت کے لئے اس وقت وقف کر دیا جبکہ دینِ حق پر چاروں طرف سے دیگر مذاہب اور خصوصاً عیسائیت کی یلغار جاری تھی۔ آپ نے اپنے تن من دھن کو اس راہ میں قربان کیا اور پھر سلسلہ احمدیہ کی بنیاد ڈالی تاکہ دینِ حق کی اشاعت کے لئے زیادہ سے زیادہ خدام آگے بڑھیں۔ اور اپنی زندگیاں اس کارِ خیر کے لئے وقف کریں۔ حضرت بانی سلسلہ نے ایک موقع پر فرمایا:۔

"میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں، آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے وہ اسے سنے یا نہ سنے کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیاتِ طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے...."

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۰۰)

اس سلسلے میں حضرت مولانا نورالدین امام اول کا نمونہ ہمارے سامنے ہے آپ ایک بار حضرت بانی سلسلہ کی ملاقات کے لئے قادیان آئے۔ چند روز کے لئے مگر جب بھی اجازت مانگتے، تو حضرت فرماتے۔ مولوی صاحب! آخر اتنی جلدی کیا ہے؟ ہوتے ہوتے مولوی صاحب کا قیام قادیان میں ہو گیا اور آپ نے حضورِ اقدس کے ارشاد کے مطابق اپنے اہل و عیال اور کتب خانہ بھی قادیان میں منگوا لیا۔ ذرا غور کیجئے۔ مولانا ان دنوں بھیرہ میں مکان بنوا رہے تھے اور تعمیراتی میٹریل خریدنے کے لئے لاہور آئے تھے۔ ان کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ آقا کے ارشاد کی تعمیل میں کچھ مہلت ہی مانگ لیتے۔ یہ تو ایک نمونہ ہے۔ حضرت اقدس کے رفقاء میں بیسیوں ایسے بزرگ ملتے ہیں، جو دینِ حق کی خاطر اپنے وطن چھوڑ کر قادیان آ کر آباد ہو گئے اور پھر تادم واپسیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہاں سے نہ ہلے۔ اس جذبے کے تحت دینِ حق کی خدمت کے تسلسل کو قائم رکھنے کے لئے امام اول حضرت مولانا نورالدین نے بھی واقفِ زندگی تیار کئے اور بعض کو اپنے دور میں دعوت الی اللہ کے لئے بیرونِ ملک بھی روانہ فرمایا۔ مگر جب امام ثانی حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد کا دور آیا اور اشاعتِ دین اور دعوت الی اللہ کا کام وسیع سے وسیع تر بنیادوں پر استوار ہونے لگا، تو حضرت امام ثانی نے بڑھتی ہوئی ضرورت کے پیشِ نظر جماعت کے سامنے "وقفِ زندگی" کی تحریک منظم طور پر پیش فرمائی۔ انہوں نے اپنے خطبات و ارشادات کے ذریعے اس مبارک اور فکر انگیز تحریک کے بارے میں جماعت کو جو ہدایات جاری فرمائیں، ان میں سے نمونے کے طور پر اس جگہ چند ایک نقل کی جاتی ہیں۔ تاکہ احباب ان سے استفادہ کرتے ہوئے آج کے اہم دور میں وقفِ زندگی کے شعبے میں اپنی اولاد کو پیش کر کے سرخرو ہو سکیں۔

فرمایا: "دنیا میں روپے پیسے کے ذریعہ کبھی (دعوت الی اللہ) نہیں ہوئی اور جو قوم یہ سمجھتی ہے کہ روپیہ کے ذریعہ وہ اکنافِ عالم میں اپنی (دعوت الی اللہ) کو پہنچا دے گی، اس سے زیادہ احمق اور اس سے زیادہ دیوانی قوم دنیا میں کوئی نہیں۔ زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لے کر آگے آئے اور کہے (اے پیارے امام!) یہ خدا (ـ) کے (دینِ حق) کے لئے حاضر ہے جس دن تم یہ سمجھ لو گے کہ تمہاری زندگیاں تمہاری نہیں بلکہ (دینِ حق) کے لئے ہیں، جس دن سے تم نے محض دل ہی میں یہ سمجھ نہ لیا بلکہ عملاً اس کے مطابق کام بھی شروع کر دیا۔ اس دن تم کہہ سکو گے کہ تم زندہ جماعت ہو۔" (خطبہ فرمودہ ۱۱ ر جنوری ۱۹۳۶ء)

اسی طرح ایک اور موقعے پر حضور امام ثانی جماعت احمدیہ نے وقفِ زندگی کی ضرورت و اہمیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے فرمایا "تم سے جس چیز کا مطالبہ کیا گیا ہے اور جو اکیلا حقیقی مطالبہ ہے وہ تمہاری جان کا مطالبہ ہے۔ نہ صرف تمہیں اس مطالبے کو پورا کرنا چاہیئے بلکہ ہر وقت یہ مطالبہ تمہارے ذہن میں مستحضر رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اس وقت تک تم میں جرأت و دلیری پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب تک تم اپنی جان کو ایک بے حقیقت چیز سمجھ کر دین کے لئے اسے قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار نہ رہو۔" (خطبہ فرمودہ ۱۱ ر جنوری ۱۹۳۵ء)

حضور امام ثانی جماعت احمدیہ کے مذکورہ واضح ارشادات کے بعد کوئی گنجائش نہیں کہ "وقفِ زندگی" کے مطالبے کو معمولی اور عام سا مطالبہ سمجھا جائے۔ بلکہ اگر غور کیا جائے تو یہ حقیقت کھل جاتی ہے کہ "تحریکِ جدید" کے مطالبات میں "وقفِ زندگی" کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ یوں کہیئے کہ اشاعت دین وہ مقصدِ وحید ہے جس کی خاطر "تحریکِ جدید" کا آغاز ہوا۔ پھر اس کے تحت مالی قربانی وہ اہم مطالبہ ہے۔ جو اشاعتِ دین کی گاڑی کو آگے ہی آگے رواں دواں رکھ سکتا ہے مگر اس سے بھی بڑھ کر "وقفِ زندگی" کا مطالبہ ہے۔ اس لئے کہ اگر دولت کے انبار لگا دیئے جائیں اور اشاعتِ دین کا جذبہ رکھنے والے موجود نہ ہوں، تو دولت کے انبار کس کام آئیں گے؟ پس ضرورت ہے کہ احباب جماعت اس اہم مطالبے کی طرف التفات کریں اور بغیر کسی امتیاز کے اس مطالبے میں شرح صدر سے اپنی اولادوں کو پیش کریں۔ احباب اس بات کو یاد رکھیں کہ ہمارا خدا قادر و توانا ہے۔ وہ ظاہری اسباب کے بغیر بھی یہ کام کرنے پر قادر ہے مگر اس کی عادت اور دستور یہ ہے کہ وہ ہر کام میں اسباب کو بروئے کار لا کر ہم ناچیز بندوں کو اپنی رحمت اور فضلوں کا مورد بننے کا موقع عطا فرماتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو جذب کرنے کے لئے جماعت کے نوجوانوں کو "وقفِ زندگی" کے مطالبے کو پورا کرنے کے لئے آگے بڑھنا چاہیئے۔ ورنہ دینِ حق کی اشاعت ایک آسمانی تقدیر ہے۔ یہ ہو کر رہے گی۔ اور کوئی نہیں جو اس کی راہ میں حائل ہو سکے ہمیں تو صرف حصولِ ثواب کے لئے پکارا جاتا ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے خوب فرمایا ہے۔

بہ مفت ایں اجرِ نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسماں ست ایں بہر حالت شود پیدا

"احمدی مزاج ایک بین الاقوامی مزاج بن چکا ہے اور انسانیت کی بھلائی چاہنا، انسانیت کی بہبود چاہنا اس بین الاقوامی مزاج کی سرشت میں داخل ہے۔"
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

مفرد و مرکب یونانی ادویات کا مرکز
مقبول دواخانہ
بازار ملکاں والہ۔ گوجرہ
فون ۔ ۲۹۱۸ ۔ ۰۴۶۵۱

• فوٹو گرافی • فوٹو سٹیٹ
• سامان فوٹو گرافی • پولا رائڈ فوٹو
کیلئے
فوٹو ٹائم
۴ بلال مارکیٹ ربوہ کو یاد کریں
فون ۷۳۶

قدیمی — شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
• کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
• لاہور: 1-D-۳۰ گلشن راوی
• ملتان: ۶۸۱-E شاہ رکن عالم کالونی نزد پٹرول پمپ
• منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
• رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
• ربوہ، اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون: ۵۵۸

ہر قسم کی جائیداد۔ پلاٹ اور مکان کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
★ جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے با اعتماد نام ★
پراپرٹی مرکز
عزیز احمد خان ۳۔ بلال مارکیٹ ربوہ فون گھر ۴۱۴
سالِ نو مبارک ہو

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص — مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون ۳۴۱۳۴

حکیم عطاء الرحمٰن علوی

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ اول شاہی طبیب
حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کے شاگردِ اول حکیم نظام جان
کے فرزندِ اکبر
حکیم عطاء الرحمٰن علوی
اینڈ سنز رجسٹرڈ
مشورہ مفت
دکھی مخلوق کی خدمت میں کوشاں ہیں
دواخانہ محافظِ صحت کوٹ نہال سنگھ مین سٹریٹ ۲ اوکاڑہ

اشرف بیوریجز سٹور
گورنمنٹ گرلز کالج روڈ خانیوال
بااختیار ڈسٹری بیوٹر۔ کوکا کولا، فانٹا، سپرائٹ، شیزان جوسز
پروپرائٹر: محمد سلیم و حکیم اللہ دتہ جراح
فون دفتر ۲۴۹۷ - ۰۶۹۲ - فون گھر ۳۴۹۷ - ۰۶۹۲

سرمہ طفیل
کورس ۳ شیشی
قیمت ۱۲/-
عرق نور
معدہ کیلئے مفید
قیمت ۲۰/-
مرض مریض کی نبض دیکھ کر بتائی جاتی ہے
حکیم محمد طفیل c/o کوٹھہ کلانتھ۔ ربوہ
فون ۷۰۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبوب مفید اٹھرا
۱۵ گرام ۱۶/-
۶۰ گرام ۴۸/-

اکسیر اولادِ نرینہ
(کورس)
۱۵۰/- روپے

زدجام عشق
خاص
۴۸۰/- روپے

روشن کاجل
۵/- روپے

تریاقِ معدہ
۱۰/- روپے
۲۰/- روپے

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ
فون ۵۳۴-۶۳۴ (۰۴۵۲۴)

رشید برادرز ٹینٹ سروس
گولبازار - ربوہ
نئی اور جدید کراکری کے ساتھ ہر قسم کی معیاری پکوائی کا انتظام موجود ہے
زیر نگرانی: رفیع الدین گولبازار - ربوہ

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

دانتوں کا معائنہ مفت - احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
رانا مدثر احمد ۴½ بجے تا ۸ بجے شام

ڈیفنس سوسائٹی لاہور میں پہلی بار
ماسٹر واچ کمپنی
گھڑیوں کی سیل اور اعلیٰ سروس
سوئٹزرلینڈ کے سند یافتہ ماہرین سے
پتہ: ماسٹر واچ کمپنی برانچ ۲
۵ سنی پلازہ مین بولیوارڈ ڈیفنس
سوسائٹی روڈ - لاہور

خالص سونے چاندی کے زیورات کا مرکز
ہارون احمد، شعیب احمد زرگر
قلعہ کالر والا (سیالکوٹ)

گلشن بیکرز رحمت بازار ربوہ
اچھی صحت کا راز اچھی غذا
ہمارا تعاون آپ کے خاندان کی صحت کا ضامن
گلشن بیکری
الناصر مارکیٹ نزد ایوان محمود جنوبی گیٹ ربوہ
تقریبات کیلئے مال آرڈر پر بھی سپلائی کیا جاتا ہے

حنیف
ہومیو پیتھک کلینک
۸۴ - بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن - لاہور
موسم سرما کے اوقات کار یہ ہوں گے
صبح ۱۰ بجے سے ½۱۲ بجے تک
شام ۵ بجے سے ½۷ بجے تک
ہر جمعہ کو دواخانہ بند رہے گا
خاکسار: ایچ ڈاکٹر محمد حنیف آف کوٹھا حال لاہور

خدمت میں پیش پیش
میموریل فوٹو سروس ربوہ
اپنی فلموں کی بہترین ڈویلپنگ کروانے کے لئے تشریف لائیں

کول بریز
ریفریجریٹر - ائیر کنڈیشنر - ڈیپ فریزر اور آٹومیٹک واشنگ مشین کی معیاری مرمت کیلئے
۵۸ - ایگرو اسکوائر شادمان مین مارکیٹ لاہور
فون: ۴۸۸۸۴۴ - ۴۸۰۹۴۴

راولپنڈی اسلام آباد میں معیار اور کفایت کے لئے فریج، فریزر، کوکنگ رینج گیزر، واشنگ مشین، ہیٹر، چولہے اور پنکھے۔
فرموں اور اداروں کے لئے ہر قسم کے کمپیوٹر پروگرام بھی تیار کئے جاتے ہیں
احمد برادرز شہناز پلازا چاندنی چوک سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔ فون ۴۲۹۵۸

باجوہ ڈیکوریشن اینڈ جنرل سٹور
باجوہ مارکیٹ گول بازار ربوہ
فون: دکان — 568
ڈے اینڈ نائٹ کار سروس
پروپرائیٹر: مقبول احمد باجوہ

HASHMI
ASSOCIATES
(PROPERTY CONSULTANTS)
پاکستان کے خوبصورت اور دلکش شہر اسلام آباد میں رہائشی و کمرشل جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا اپنا اور قابل اعتماد ادارہ۔
ہاشمی ایسوسی ایٹس
پتہ: ۵ مہران پلازہ G/9 مرکز اسلام آباد
فون: ۸۵۲۶۵۹ - ۲۵۳۵۲۶
۲۱۶۵۴۰

نظر اور دھوپ کے چشمے خریدنے کیلئے
— تشریف لائیں —
شکور بھائی
چشمے والے
طارق بھائی و خالد بھائی
گولبازار ربوہ

احباب جماعت کو نیا سال مبارک
کوالٹی نمبر ا
روشنی ایسی جیسے دن کا اجالا
SILVER BULB
سلور بلب
محمد یوسف۔ اوکاڑہ۔ فون ۹۳۳۵-۲۴۴۰

سلور لنک کمپوزنگ کی نئی پیش کش
سلور لنک پریس
ہر قسم کی اردو و انگلش کمپیوٹر کمپوزنگ کے ساتھ کتب۔ رسالہ جات۔ میگزین۔ کی اعلیٰ پرنٹنگ کے لئے امپورٹیڈ مشینری کا اجراء۔
سلور لنک پریس ۲۱ - دل محمد روڈ - لاہور
ہیڈ آفس: احسان منزل ۲ رائل پارک - لاہور
پروپرائٹر: وسیم احمد انور شیخ — فون: ۶۳۶۹۸۸۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے وابستہ چند یادیں - چند باتیں

سعیدہ احسن

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ الثانی کا دور امامت بھی عجب خوان نعمت تھا۔ یہ خوان ہمہ وقت سب کے لئے یکساں کھلا اور خدائی افضال انوار سے بھرا رہتا تھا۔ اس میں نہ تو وقت کی کچھ قید تھی اور نہ صنف کی کچھ تخصیص مرد۔ عورتیں، بچے، بوڑھے، صبح و شام دوپہر اور رات گئے بھی اپنے اپنے مصائب و آلام کی گٹھڑیاں یا خوشیوں بھری پوٹلیوں کے پلندے لے کر حاضر خدمت ہوتے اور پھر ہر ایک اپنے اپنے ظرف کے مطابق اس خوان سے لطف اندوز ہوتا اور شاد کام و بامراد ہو کر واپس لوٹتا تھا۔

نصف صدی سے بھی کچھ اوپر پھیلے ہوئے اس خوان سے بے شمار خوش نصیب شب و روز کی صحبتوں سے خوب خوب متمتع ہوئے۔ مگر لاتعداد عاشقان کچھ تو شرم و حیا کی وجہ سے اور کچھ حضور کی شخصیت کی خداداد عظمت و شوکت سے مرعوب ہو کر پہلی صف کی بجائے پچھلی صف میں بیٹھنے کو ترجیح دیتے اور دور سے ہی زیارت کر کے قربان ہو ہو جاتے اور زبان سے خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء کے گن گاتے کہ اس نے ہمیں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا وقت سعید دیکھنا نصیب کیا ہے۔ ہمارے آباؤ اجداد کا شمار بھی کچھ اسی قسم کے جاں نثاروں میں سے تھا۔ اور پھر یہی کیفیت بہت حد تک ہم نے بھی ورثہ میں پائی۔ قادیان کے عرصۂ قیام میں زندگی کے ابتدائی کم و بیش دس سال تو مسلسل بیماری اور موت و حیات کی کشمکش میں گزرے۔ اس کے بعد معجزانہ طور پر چھ سات سال صحت و عافیت کے بھی میسر آ گئے مگر اس عرصہ میں صرف دو مرتبہ حضور سے ملاقات کی اور قریب سے زیارت کی! اس ملاقات سے قبل قادیان میں مجھے دو مرتبہ حضور کا تبرک کھانے کا بھی موقع ملا۔ اور اس کی صورت اس طرح پیدا ہوئی کہ ایک مرتبہ چچا جان (محمد اکمل قریشی صاحب) کو حضور کے پس خوردہ پھلکے میں سے جتنا میسر آیا جیب میں سنبھال کر گھر لائے اور سب کو بانٹ کر دیا۔ میں تو بیمار رہتی لیٹے لیٹے ہی منہ میں ننھا سا لقمہ ڈال دیا۔ مجھے خوب یاد ہے۔ اس وقت میری پیاری والدہ نے بڑے درد مند دل کے ساتھ چچا جان سے کہا: اکمل بھائی حضور کا تبرک سعیدہ کے لئے لایا کرو۔ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اسے شفا دے گا۔

(۱) اس وقت میری عمر چھ سات سال کی ہوگی۔ اور بیماری اپنے عروج پر تھی۔

(۲) اس کے بعد تھوڑے دن ہی گزرے کہ چچا جان دوبارہ حضور کا تبرک لائے اور وہ نصف پھلکا تھا جس پر چند دانے مٹر کے اور آلو کے ٹکڑے کا نصف حصہ تھا چچا جان نے سب کو دکھایا اور بتایا کہ اس جگہ سے میں نے حضور کو لقمہ توڑتے دیکھا تھا میرے پاس آکر مجھے بھی بتایا کہ حضور نے پھلکے کے اوپر سالن میں سے چند دانے مٹر اور آلو کا ایک ٹکڑا رکھا اور صرف چند لقمے کھائے۔ باقی کا یہ حصہ تبرکاً میں نے لے لیا۔ اور اس میں سے ایک لقمہ مجھے ملا اور ایک دانہ مٹر اور آلو کا کچھ حصہ۔

(۳) میری والدہ (اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے) نے مجھے بتایا کہ قادیان میں حضور ایک مرتبہ اپنے خدام کے ساتھ سیر کے لئے پھیرو چیچی گاؤں گئے۔ ہمارے نانا جان قاضی نور محمد بھی ساتھ تھے۔ سردیوں کا موسم تھا دوپہر کے وقت گاؤں کے احمدی احباب نے ساگ۔ مکھن اور مکئی کی روٹی حضور کی خدمت میں پیش کی۔ حضور نے ہمارے نانا جان سے فرمایا! قاضی صاحب کھانا تقسیم آپ کریں گے۔

بات یہ تھی کہ نانا جان نے عمر بھر قادیان کے دارالضیافت (لنگر خانہ) یا بورڈنگ کے ہوسٹل میں بطور ہیڈ کلرک خدمات انجام دی تھیں۔ کھانا آپ کی نگرانی میں تیار ہوتا اور تقسیم ہوتا تھا اور ان فرائض کی خوب مہارت تھی) نانا جان نے تعمیل ارشاد کیا اور مکئی کی روٹی کے اوپر ساگ اور مکھن رکھ کر تمام حاضرین کے سامنے پیش کر دی۔ حضور نے اس طریق کو پسند فرمایا۔

(۴) ربوہ میں جب حضور کی رہائش کچے مکانات میں تھی۔ دو مرتبہ حضور کی زیارت اور ملاقات کے وقت میں نے دیکھا کہ ایک پرچ میں تھوڑے سے چنے پڑے ہیں۔ جو تعداد میں ۲۵، ۳۰ سے زیادہ نہ ہوں گے۔ یوں محسوس ہوا کہ حضور گاہے ایک دانہ لے لیتے ہیں۔ پہلی مرتبہ تو حضور برآمدے میں چہل قدمی کر رہے تھے اور کرسی پر چنوں والی پرچ تھی۔ دوسری مرتبہ کمرے کے فرش پر اپنے اہل خانہ کے ساتھ تشریف فرما تھے اور سامنے چنوں والی پرچ تھی اور دونوں مرتبہ عصر کے بعد کا وقت تھا۔

(۵) سن ۵۲ء یا ۵۳ء کی بات ہے صبح ۹، ۱۰ بجے کے درمیان حاضر خدمت ہوئی۔ سلامتی کی دعا دی۔ حضرت سیدہ چھوٹی آپا نے اندر آنے کی اجازت دی۔ حضور اپنے اہل خانہ کے ساتھ ناشتہ کی میز پر تھے۔ حضور کی کرسی کے پیچھے بیٹھنے کی کوئی چیز تھی۔ اس پر بیٹھ گئی۔ حضور نے اپنا رخ میری طرف کر لیا۔ اور فرمایا کیا حال ہے میں نے دعا کی درخواست کی۔ میرے پاس اس وقت چاندی کے تین روپے تھے۔ پیش کرنے کا سلیقہ بھی نہیں آتا تھا حضور کی جھولی میں رکھ دیئے ایک پھسل کر نیچے آ رہا۔ دو حضور نے ہاتھ میں لے لئے اور دفتر جانے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ میں نے جھک کر روپیہ اٹھایا اور حضور کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ اس دوران اتفاقاً میری نظر حضور کے سامنے رکھے ہوئے ناشتہ پر پڑ گئی۔ اور وہ ایک خشک پھلکا تھا جس پر تھوڑا سا آملیٹ تھا۔ اس پھلکا میں سے بھی حضور نے تھوڑا سا حصہ کھایا ہوا تھا۔

ان چشم دید اور شنید واقعات سے میں نے یہ اخذ کیا کہ حضور بہت کم خور تھے۔ کھانا اور کھانے کا انداز بے حد سادہ تھا۔ تکلف نام کو نہ تھا۔ حضور کو روٹی کے اوپر سالن رکھ کر کھانا مرغوب تھا۔

(۶) ایک مرتبہ جلسہ سالانہ کے موقع پر میری ڈیوٹی دفتر ناظمہ میں تھی۔ رات ۱۰ بجے تمام کام نمٹا کر یعنی حضور کو بھجوائی جانے والی مختصر مگر اہم رپورٹ بھی تیار کر لی۔ صبح کے کھانے کی پرچی بھی افسر صاحب لنگر خانہ کو بھجوا دی۔ دیگر کام بھی سمٹ گئے تو ناظمہ قیام گاہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے فرمایا، آئیں سب کارکنات کھانا کھا لیں پلیٹیں ذرا کم تھیں۔ ہم میں سے اکثر نے سالن روٹی پر رکھ لیا۔ اس وقت حضرت سیدہ محترمہ نے بتایا کہ ایک دفعہ حضور اپنے اہل خانہ کے ساتھ کھانے کی میز پر تھے۔ باتوں باتوں میں حضور نے بچوں سے پوچھا، بتائیں کون سی روٹی سب سے زیادہ لذیذ اور خوش ذائقہ ہوتی ہے۔ سب نے مختلف قسم کی روٹیوں کے نام لینے شروع کر دیئے۔ بیسنی روٹی سے شروع کر کے آلو کے پراٹھے، مولی کے پراٹھے۔ قیمہ بھرے پراٹھے، دال بھرے پراٹھے۔ روغنی پراٹھے، غرض کئی ایک نام لئے گئے اور گنوائے گئے۔ مگر حضور ہر بار نفی میں سر ہلاتے گئے۔ آخر سب نے ہار مان لی تو حضور نے فرمایا: روٹی کا وہ حصہ جس پر سالن رکھ کر کھایا جاتا ہے۔ آخر میں جب اس لقمہ کو کھاتے ہیں تو بے حد لطف آتا ہے۔ سب نے تسلیم کیا اور کہا ہاں، ہاں واقعی وہ لقمہ بہت ہی مزیدار ہوتا ہے۔ حضرت امام جماعت الثانی نے مطالبات تحریک جدید کو سب سے پہلے اور بہترین انداز میں اپنے گھر پر جاری کیا اور پھر احباب جماعت کو ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ حضور نے ایک دفعہ فرمایا ہمارے گھر میں ایک سالن پکتا ہے مگر بعض دفعہ ایک بچے کو کوئی چیز پسند نہیں ہوتی۔ یعنی اس کے لئے وہ غیر طیب ہے مثلاً بینگن ہیں تو اس وقت اس کے لئے آلو تیار کر لیتے ہیں، اور پھر وہی وہ کھاتا ہے یہاں تک احتیاط بلکہ سختی تھی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی حضور بہترین مہمان نواز بھی تھے۔ آخر اس باپ کے بیٹے تھے جو رات کی تاریکی میں ایک ہاتھ میں چراغ اور دوسرے میں دودھ بھرا برتن لے کر مہمان کی قیامگاہ میں جاتے، اسے جگا کر دودھ پلا کر اور اس کی دیگر ضرورتوں کا اطمینان کر کے واپس لوٹتے تھے۔ اور تانگہ سے مہمانوں کا سامان اتارنے کے لئے خود قدم آگے بڑھاتے اور ہاتھ پھیلاتے۔

قارئین کرام! حضور کے کھانے کے بارے میں چند واقعات خواہ وہ قادیان میں پیش آئے یا ربوہ میں یکجا بیان کر دیئے گئے ہیں۔ اب دونوں مقامات کی زیارت و ملاقات کے واقعات بیان کروں گی۔

قبل ازیں ذکر ہو چکا ہے کہ قادیان کے عرصۂ قیام میں صرف دو مرتبہ انفرادی ملاقات اور زیارت کا موقع ملا۔ تو پہلی مرتبہ تو صرف سلامتی کی دعا ہی زبان سے ادا کی اور کوئی بات نہ کر پائی۔ چچی جان ساتھ تھیں انہوں نے تعارف کرا دیا اور بس۔

(۷) دوسری مرتبہ تقسیم برصغیر کے وقت جب ملک کے طول و عرض میں فسادات شروع ہو گئے اور قادیان کی سلامتی بھی خطرے میں پڑ گئی تو حضور نے حفاظت مرکز کے لئے جماعت کو اپنے اموال کی قربانی کی تحریک کی اور فرمایا کہ اس تحریک میں ہر احمدی مرد، عورت، بچہ، بوڑھا حصہ لے اس آواز پر سب نے کان دھرے۔ لبیک کہا۔ جاں نثاروں نے بڑھ بڑھ کر اپنے اموال وقف کر دیئے سیکرٹری مال مردوں عورتوں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندے وصول کرنے شروع کر دیئے۔ میری والدہ اپنے حلقہ دارالفتوح کی سیکرٹری مال تھیں۔ انہوں نے خود بھی ضرور مقدور بھر حصہ لیا ہوگا۔ کیونکہ ماہوار چندہ کی وصولی کے لئے جب گھر سے نکلا کرتی تھیں تو سب سے پہلے چندہ کی تھیلی میں اپنا چندہ ڈالتی تھیں۔ لیکن ذاتی طور پر میرے پاس اس وقت کچھ نہ تھا جو پیش کرتی۔ اسی سوچ اور غم میں میری نظر دائیں ہاتھ میں پہنی ہوئی سونے کی انگوٹھی پر پڑی جس کا وزن اور حجم انتہائی مختصر تھا۔ ستارہ نما تھی درمیان میں سرخ نگینہ تھا اور ستارہ کی طرح ہی ٹمٹماتی تھی۔ مجھے بھی پسند تھی اور میری سہیلیوں کو مجھ سے بھی زیادہ۔ خیر میں نے وہ انگوٹھی اتاری اور والدہ محترمہ سے کہا: میں یہ چندے میں حضور کو پیش کرنا چاہتی ہوں بخوشی اجازت دے دی۔ مگر خود میرے ساتھ جانے کو تیار نہ ہوئیں۔ وہی شرم، حجاب اور جھجک آڑے آگئی۔ اور چچی جان سے کہا: مبارکہ! تم جاؤ اس کے ساتھ حضور کے پاس۔ چنانچہ عصر کی نماز کے بعد ہم گئے۔ حضور کے گھر سے دفتر کی طرف کھلنے والے دروازہ پر دستک دی۔ حضور بہت جلد تشریف لے آئے۔ وہ نظارہ آج بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے سلامتی کی دعا کے بعد عرض کیا: حضور میں یہ انگوٹھی حفاظت مرکز کی مد میں دینا چاہتی ہوں۔ قبول کیجئے۔ حضور نے انگوٹھی اپنے ہاتھ میں لی اور فرمایا: لو میں نے لے لی۔ اب تم اسے فروخت کردو اور جتنی بھی رقم ملے اپنے محلہ کے چندہ میں جمع کروا دینا مجھے مل جائیگی۔ یہ انگوٹھی ۸ روپے میں بک گئی اور یہ رقم چندہ میں دے دی گئی۔ اس وقت میری خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ کیونکہ اپنی طرف سے میں نے بہت بڑا کارنامہ انجام دیا تھا۔ ضمناً اس انگوٹھی کے خریدنے کا پس منظر بھی بتا دوں تو کیا حرج ہے۔ کیونکہ اپنوں سے بھلا کیا پردہ۔ ہوا یہ کہ ایک دن میری نہایت ہی مشفق و مہربان بہن عطیہ بیگم (بنت حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی) نے اپنے ماموں (جو میرے چچا ہیں محمد اکمل صاحب قریشی) سے کہا کہ یہ انگوٹھی مجھے تنگ ہوگئی ہے۔ اس کا نگ بھی نکل گیا ہے۔ آپ اسے فروخت کردیں۔ اس کی جگہ میں نئی خریدنا چاہتی ہوں۔ میں پاس ہی تھی۔ چچا جان نے کہا لو تم پہنو۔ مجھے بالکل پوری آگئی۔ چچا جان نے اس میں نگینہ ڈلوا کر دھلوا کر ۴ روپے میں خرید کر مجھے دے دی۔ تین سال میں نے بھی پہنی اور پھر حفاظت مرکز کی خاطر ۸ روپے میں فروخت کر دی۔

(۸) اور یہ ان دنوں کی بات ہے جب ربوہ میں حضور ابھی کچے مکانات میں فروکش تھے۔ رمضان کا آخری عشرہ تھا اور عصر کا وقت۔ سوچا کہ رمضان تو ختم ہونے کو آگیا اور ایک دفعہ بھی حضور کو دعا کی درخواست نہیں کی۔ والدہ تو ساتھ جاتی نہیں تھیں اکیلی ہی چلی آئی۔ دروازے سے باہر سلامتی کی دعا دی۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کی آواز آئی۔ آجاؤ۔ صحن میں دو بستر لگے تھے۔ ایک پر حضور لیٹے ہوئے حمائل شریف ہاتھ میں لئے پڑھ رہے تھے۔ دوسرے بستر پر حضرت سیدہ محترمہ تشریف فرما تھیں۔ میں نے دعا کے لئے عرض کیا۔ حضور نے سیدہ محترمہ سے دریافت فرمایا بتاؤ یہ پڑھائی میں کیسی ہے۔ جواباً آں محترمہ نے بتایا کہ ابھی تو تین چار روز ہی ہوئے ہیں ان کی کلاس لیتے ہوئے ٹیسٹ وغیرہ لونگی تو پتہ چلے گا کیسی ہے۔ حضور نے فوراً کہا: ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ پہلی نظر میں پتہ چل جاتا ہے۔ طالب علم کیسا ہے اور آپ تین چار روز کی بات کرتی ہیں ساتھ ہی فرمایا؛ اس کی صحت کا خیال رکھنا کمزور رہی ہے (ان دنوں ہماری فرسٹ ایر کی کلاس شروع ہوئے چند دن ہی گزرے تھے۔ اور حضرت سیدہ محترمہ ہمیں عربی پڑھایا کرتی تھیں۔ جامعہ نصرت برائے خواتین کا یہ دوسرا بیج تھا جس میں ۱۳ طالبات تھیں۔ غالباً سب کی فیس معاف تھی اور حضور ہی سب کو پڑھا رہے تھے) قارئین! حضور کو تو خالق ارض و سماء کی طرف سے سخت ذہین و فہیم ہونے کا خطاب ملا تھا یقیناً آپ کی پہلی نظر ہی اپنے مخاطب کا درست جائزہ لینے میں کامیاب ہو جاتی تھی۔

(۹) اور یہ سن انچاس کی بات ہے بڑے بھائی محمد احمد قریشی ملازمت کی تلاش میں کوئٹہ چلے گئے۔ مگر کئی ماہ گزر گئے کوئی کام نہ ملا۔ والدہ بہت فکرمند تھیں کہ اتنی دور بھی گیا اور بیکار بیٹھا ہے۔ ایک دن مجھے کہا حضور کے پاس جاؤ۔ سب کیفیت بتاؤ اور دعا کی درخواست کرو۔ میں گئی۔ سلامتی کی دعا دی۔ حضور نے اندر آنے کی اجازت دے دی۔ دیکھا۔ حضور کام میں مصروف ہیں۔ اسی دوران باہر سے تین مرتبہ آواز آئی۔ حضور عصر کی نماز کے لئے۔ حضور پہلی آواز سے ہی اٹھ کر غسلخانہ تشریف لے گئے اور حمام سے وضو کرنے لگے۔ مجھے فرمایا: آئیں بات کریں۔ کیا کام ہے۔ میں نے بتایا حضور بڑے بھائی کام کی تلاش میں کوئٹہ گئے تھے۔ مگر کوئی کام نہیں ملا۔ بے ساختہ فرمایا اسے کس نے کہا کوئٹہ جائے۔ آپ لوگوں کے لئے تو یہ ربوہ بسایا ہے جو ابتدائی قادیان کے رہنے والے تھے۔ اسے لکھو واپس آجائے مجھے لکھتا تھا کہ کب ربوہ آباد ہوگا ہم یہاں رہنا چاہتے ہیں۔ اور اب کوئٹہ چلا گیا ہے۔ مکرر فرمایا اسے لکھو۔ واپس آجائے۔ ایک منٹ میں حضور وضو سے فارغ ہو کر ایک الماری کے سامنے جا کھڑے ہوئے۔ میری نگاہیں نیچی تھیں مگر مجھے احساس ہوا کہ حضور باری باری بوتلوں کے ڈھکن کھول کر سونگھ کر بند کرکے رکھتے جاتے ہیں اور ساتھ ساتھ مجھ سے بھی مخاطب تھے۔ جب میں ذرا رک جاتی فرماتے تم بات کرو میں تو تمہاری بات ہی سن رہا ہوں۔ یہ سب کچھ چند لمحات میں ہوگیا۔ حضور کے اٹھنے بیٹھنے، وضو کرنے، کام کرنے میں انتہائی سرعت تھی۔ تساہل یا دھیما پن نام کو بھی نہ تھا ایک لمحہ ضائع کئے بغیر نماز کے لئے جانے کے لئے تیار بھی ہوگئے اور میری گزارش بھی تسلی سے سنی۔ دراصل "وہ جلد جلد بڑھیگا" کی شان کا جلوہ آپ کی ہر حرکت میں جلوہ گر تھا۔ جب حضور کا ارشاد گھر جا کر والدہ صاحبہ کو بتایا تو بے حد خوش ہوئیں۔ اسی وقت مجھ سے بھائی کو خط لکھوایا۔ حضور کی ذات میں ہم سب کے لئے باپ کی سی شفقت۔ اپنائیت۔ اور رعب سب ایک ساتھ جمع تھے۔

(۱۰) میٹرک کرنے کے بعد میں نے اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔ وقف قبول فرماتے ہوئے حضور نے صدر انجمن احمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ "اسے کالج کے لئے تیار کیا جائے گا"۔ مگر بی اے کے بعد ناظر صاحب تعلیم نے میرے متعلق بی۔ ٹی کرنے کا فیصلہ کیا۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر ناظر صاحب کے فیصلہ کا ذکر کیا۔ اس وقت حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ پاس بیٹھی تھیں۔ حضور نے ان سے ایک نوٹ لکھوایا کہ ناظر صاحب تعلیم کو صرف نصرت گرلز سکول سے دلچسپی ہے۔ اس لئے ہر لڑکی کو بی ٹی کا مشورہ دیتے ہیں۔ مگر جامعہ نصرت میں فلاسفی کے مضمون کی ضرورت ہے۔ تم ایک درخواست اس مضمون کی میرے نام بھجواؤ۔ میں خود اس پر غور کروں گا۔ یہ نوٹ اب تک میرے پاس محفوظ ہے چنانچہ اس کے بعد میری گزارش پر بظاہر بعض سہولتوں کے پیش نظر کراچی یونیورسٹی میں حضور نے میرے داخلہ کا انتظام فرمایا۔ بعض نایاب کتب لندن سے منگوا کر دیں۔ چھ، سات ماہ یونیورسٹی کلاسز میں شمولیت کی مگر اس دوران کچھ ایسے ناگوار حالات پیش آگئے کہ پڑھائی جاری نہ رکھ سکی اور واپس آنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ سب حالات حضور کو بتائے اور بظاہر پڑھائی کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔ جس کا مجھے بیحد قلق تھا۔ اسی دوران کسی نے لائبریری سائنس کورس کرنے کا مشورہ دیا۔ اس میں داخلہ لیا۔ امتحان دیا مگر ایک پرچہ میں فیل ہوگئی۔ ان دنوں کمپارٹ سسٹم ابھی ایجاد نہیں ہوا تھا۔ لہٰذا دوبارہ پورے سات پیپرز دئیے۔ مگر پھر کسی ایک اور پیپر میں رہ گئی۔ تیسری مرتبہ پھر مکمل امتحان دیا۔ اور ہر مرتبہ امتحان سے قبل حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی خدمت میں دعا کے لئے ضرور جایا کرتی تھی۔ ان کا طریق تھا کہ اسی وقت دعا کروانے والے کو ساتھ شامل کرکے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا لیا کرتے تھے۔ اس مرتبہ جب دعا سے فارغ ہوئے تو مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ بی بی! بعض دفعہ ناکامی میں بھی بڑی بڑی برکتیں پوشیدہ ہوتی ہیں۔ اور مجھے یقین ہو گیا کہ اس دفعہ بھی کامیابی ممکن نہیں۔ امتحان دیا۔ مگر نتیجہ تو پہلے ہی نکل چکا تھا۔۔۔ لائبریری سائنس کا پہلی مرتبہ امتحان دینے کے بعد میں نے جامعہ نصرت میں لائبریرین کے فرائض سنبھال لئے تھے۔ اور تین سال خدمات انجام دیں۔ مگر امتحان پاس نہ ہوا۔ اسی دوران عربی ایم اے۔ پرائیویٹ کرنے کا خیال آیا اور میری ایک دوست نے بھی خوب ترغیب دی کہ اسی سال امتحان دے دو۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۰ء کا دن تھا۔ میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ پتہ کرو داخلہ کب جاتا ہے۔ اس پر معلوم ہوا کہ آج آخری تاریخ ہے۔ بھاگم بھاگ ڈاکخانہ گیا تو وہ بند ہو رہا تھا اور افسر ڈاکخانہ نے فیس داخلہ لینے سے انکار کر دیا۔ اتفاق سے مکرم ماسٹر ابراہیم صاحب ناصر وہاں موجود تھے۔ انہوں افسر ڈاکخانہ سے کہا کہ یہ تو میرا اپنا ضروری کام ہے کر دو۔ اس نے مروت میں فیس داخلہ لے لی۔ اور اس طرح داخلہ چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس محسن پر بے شمار رحمتیں نازل فرماتے داخلہ بھجوانے کے چند روز بعد اخبار میں ایم۔ اے کے امتحان کی تاریخ کا اعلان ہوگیا۔ یعنی ۱۰ مئی ۱۹۶۱ء اور میرے پاس صرف چار ماہ تیاری کے تھے جب کہ نہ تو کوئی کتاب پاس تھی اور نہ کسی سے پڑھنے کی کوئی صورت۔ اور اس پر باقاعدہ جامعہ نصرت لائبریری میں کام کرتی تھی۔ میرا عزیز بھائی محمد اسلم قریشی (اللہ تعالیٰ اس پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے) ان دنوں جامعہ احمدیہ کا طالب علم تھا۔ اس نے اپنی لائبریری سے نیز فضل عمر لائبریری سے بہت کوشش کی مگر کوئی کتاب نہ ملی کہ سب ایشو تھیں اور کئی لوگ عربی ایم اے کی تیاری کر رہے تھے۔ آخر بڑی جدوجہد سے وقفہ وقفہ کے بعد کوئی کتاب چند دن کے ادھار پر مل جاتی جسے میں رات کو دیکھتی اور مشکل الفاظ نوٹ کر لیتی اور پھر بعد میں اللغات کی مدد سے حل کرتی۔ الایام طٰہٰ حسین اور ایک حدیث کی کتاب ایک محسن نے پنجاب پبلک لائبریری سے جاری کروا کر دی جو غالباً ۳ روز کے لئے تھیں۔ وہ اتنے دن یہیں ٹھہرے اور چوتھے روز علی الصبح کتابیں لے کر واپس لاہور چلے گئے۔ حضرت حسان رضؓ کے کلام کا منتخب حصہ اپنے بہنوئی ملک مبارک احمد استاذ جامعہ احمدیہ سے پڑھا اس حالت میں کہ مجھے وقت پر جامعہ نصرت جانے کی فکر ہوتی اور انہیں جامعہ احمدیہ اللہ تعالیٰ اس بھائی کو غریق رحمت کرے۔ کتاب الشعر و الشعراء عاریتاً چند روز کے لئے ہاتھ لگی۔ پہلے اسے کاپی کیا۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر غالباً بیس روز میں سبقاً محترم استاذ محمد عثمان صاحب سے پڑھی۔ ٹیوشن پر۔ صرف یہ ایک کتاب تھی جس کی قدر سے تسلی بخش تیاری تھی۔ مگر مجموعی لحاظ سے امتحان کی تیاری کی حالت کسی لحاظ سے بھی قابل ستائش نہ تھی۔ امتحان مقررہ وقت پر ہو گیا۔ اور اس کے لئے دو ہفتہ کی رخصت لی۔ مگر تیاری کے لئے ایک رخصت بھی نہ لی اگرچہ ان دنوں سب طلباء کی زبان پر تھا کہ ایم اے کا امتحان مئی میں تو کبھی نہیں ہوا۔ مگر اس کو مؤخر کرانے کیلئے کسی طالب علم نے کوئی حربہ از توڑ پھوڑ۔ جلاؤ گھیراؤ کا استعمال نہ کیا بلکہ چپ چاپ شریفانہ انداز سے امتحان دے دیا۔ ساتویں پرچہ کی بہت فکر تھی کیونکہ یہ جنرل پرچہ تھا۔ اور ایک سوال مضمون نویسی کا عربی یا انگلش میں اچھے خاصے نمبروں کا آیا کرتا تھا۔ میرے پاس وقت ہی نہیں تھا کہ اس کی بھی تیاری کرتی۔ خدا کی قدرت دیکھیے کہ اس مرتبہ عربی انگلش کے علاوہ اردو زبان میں بھی مضمون لکھنے کی اجازت تھی۔ لہٰذا ایک ڈیڑھ گھنٹے میں کئی صفحات کا مضمون لکھ لیا۔ باقی سوال بھی امید سے بڑھ کر ہی بہتر ہو گئے۔ اور آخر امتحان میں سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہو گئی۔ اور اس طرح خدا کے منہ کی وہ بات جو امتحان کے چند روز بعد ہی میرے کان میں اس نے نہایت خوشکن آواز میں کی تھی۔ لائبریرین پاس ۔ وہ پوری ہو گئی۔ دراصل تمام تعریفوں کی مستحق ذات وہی ایک ذات ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ ورنہ راقمہ تو انتہائی نالائق اور لاشئے محض ہے۔

۱۹۷۱-۷۲ء کے درمیان میکلیگن ٹریننگ کالج لاہور سے بی ایڈ پاس کر لیا۔ اور اسی دوران محکمہ تعلیم پنجاب نے فیصلہ کیا کہ ایف اے کلاسز کو سکول کے ساتھ وابستہ کر دیا جائے چنانچہ اس کے لئے نئے سٹاف کی ضرورت پیش آئی۔ عربی، اردو، تاریخ اور حساب کے مضامین کے لئے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ڈائریکٹرس جامعہ نصرت نے درخواستیں طلب کیں۔ عربی کی آسامی کے لئے ایک سے زیادہ درخواستیں تھیں جبکہ باقی مضامین کی صرف ایک ایک درخواست تھی۔ عربی کی درخواست دہندگان ہر جہت سے مجھ سے بہت زیادہ لائق فائق تھیں اور بعض تو گولڈ میڈلسٹ تھیں۔ لیکن یہ محض خدا کا فضل اور اس کے بندوں کی ذرہ نوازی تھی کہ مجھے منتخب کر لیا گیا۔ ادھر محکمہ تعلیم نے ایک ٹرم پوری کرنے کے بعد اس لاحقے کو پھر سابقہ کر دیا۔ یعنی ایف اے کلاسز کا الحاق دوبارہ کالجز کے ساتھ ہو گیا اور میری تقرری جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں ہو گئی اور میں نے یہ جانا کہ محکمہ تعلیم سے یہ طبع آزمائی اللہ تعالیٰ نے صرف میرے لئے کروائی تھی کہ اسے جگہ مل جائے اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ خدا کے ایک لاڈلے کے منہ کی بات پوری ہو جائے کہ" اسے کالج کے لئے تیار کیا جائیگا جہاں میں نے ۲۷ سال درس و تدریس کے فرائض انجام دیئے جبکہ اس سے قبل ۳ سال بطور لائبریرین کام کیا۔ اور ۱۳ فروری ۱۹۹۰ء کو اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدے سے ریٹائرمنٹ پائی۔

معزز قارئین! انسانی فطرت ہے کہ وہ اپنی زندگی کے تاریک گوشوں کو چھپاتا ہے اور خوشگوار آئندہ و نادر گوشوں کو منظر پر لاتا ہے۔ لیکن میں نے اپنی زندگی کے تمام نشیب و فراز اور نالائقیاں اور ناسپاسیاں بغیر کسی لگی لپٹی کے افشا کر دی ہیں۔ صرف اور صرف یہ بتانے کے لئے کہ خدا کے ایک پیارے کے دل کی بات بالآخر پوری ہو کر رہی۔ اور پھر کس شان سے پوری ہوئی۔ دیکھئے جب حضور نے یہ فیصلہ صادر فرمایا تھا کہ "اسے کالج کے لئے تیار کیا جائے گا تو اس وقت یقیناً آپ کے دل میں تدریس کا پہلو تھا کہ اعلیٰ تعلیم کے بعد خاکسار کو کالج میں پڑھانے پر مامور کیا جائے گا (نہ کہ لائبریرین کے طور پر رکھا جائے گا اسی لئے خدا نے مجھے اس میں پاس ہی نہیں ہونے دیا) اور ابتدا میں اس کے لئے حضور نے راہ بھی ہموار کر دی تھی مگر اس مقام تک پہنچنے کے لئے میرے اپنے ہی شامت اعمال کہہ لیجئے، آڑے آ گئے اور قدم قدم پر پریشانیوں اور رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن اللہ تعالیٰ ہی نے ہر روک ہٹا دی اور مشکل آسان کر دی۔ اور پھر حضور کے حین حیات میں ہی میں نے جامعہ نصرت میں پڑھانا شروع کر دیا تھا۔

"حمد و ثنا اسی کو جو ذاتِ جاودانی"

(۱۱) اور یہ واقعہ جلسہ سالانہ کا ہے۔ حضور ابھی کچے مکانات میں رہائش پذیر تھے۔ حضور کی زیارت ملاقات اور ... کے لئے خواتین حضور کے گھر کے صحن میں انتظام کے تحت بٹھائی گئی تھیں۔ محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ کے ساتھ بعض اور خواتین کی بھی وہاں ڈیوٹی تھی۔ میں نے استانی جی سے کہا مجھے بھی کوئی کام بتا دیں۔ میں بھی ڈیوٹی دینا چاہتی ہوں۔ اس پر عورتوں کو خاموش کرانے کی ڈیوٹی مجھے دی گئی اور ایک جگہ کھڑا ہونے کا حکم ہوا۔ حضور کے لئے برآمدے میں زمین پر فرش لگا دیا گیا۔ مقررہ وقت پر ملاقات شروع ہو گئی اور دائیں طرف سے ابتدا ہوئی اسی طرف میری ڈیوٹی تھی۔ باری باری ایک ایک عورت حضور کے قریب جا کر سلامتی کی دعا دیتی۔ کوئی گزارش کرنا چاہتی کرتی۔ جس کے پاس کوئی درخواست لکھی ہوتی دائیں طرف رکھ دیتی اور جو نذرانہ پیش کرتیں وہ بائیں طرف رکھ دیتیں۔ اور یہ کام بڑی تیزی سے ہو رہا تھا۔ اچانک میرے قریب بیٹھی ایک عورت نے اشارہ سے مجھے اپنی طرف بلایا۔ بات سننے کے لئے جھکی تو اس نے ایک پوٹلی کھول کر مجھے دکھائی۔ اس میں چار یا پانچ نئی چمکدار اٹھنیاں تھیں۔ مجھ سے پوچھا: میں حضور کو نذرانہ دینا چاہتی ہوں۔ بتاؤ کتنا دوں۔ میں نے اس کے کان میں کہا: جتنا آپ آسانی سے دے سکتی ہیں۔ اس پر اس نے ایک اٹھنی ہاتھ میں لے لی اور باقی پوٹلی باندھ کر جیب میں ڈال لی۔ اتنے میں اس کی باری آ چکی تھی۔ اور وہ حضور کے سامنے تھی مگر وہاں جا کر دھرنا مار کر بیٹھ گئی اور اٹھنے کا نام ہی نہ لے۔ کارکنات نے بڑی مشکل سے اٹھایا فرطِ مسرت سے اس کا چہرہ چمک رہا تھا۔ اس نے پچھلے پاؤں چلنا شروع کیا اور جہاں تک ہو سکا حضور کے چہرہ پر نظر رکھی۔ یہ تھا امامت کے ساتھ فدائیت کا ایک نظارہ۔ اور یہ ہماری ایک دیہاتی بہن تھیں۔

(۱۲) اور یہ واقعہ بھی جلسہ سالانہ کے ایام کا ہی ہے۔ دفتر ناظمہ میں ڈیوٹی تھی۔ صبح ۱۰، ۱۱ بجے کے درمیان کا وقت تھا۔ دفتر کے جملہ کام نمٹائے جا چکے تھے۔ مہمانوں کی اکثریت جلسہ گاہ پہنچ چکی تھی۔ حضور کی تقریر کے وقت میں بھی جلسہ گاہ چلی جاتی تھی مگر اس کے بعد انچارج دفتر کی نسبت سے دفتر میں رہنا ضروری ہوتا تھا۔ اس دوران بعض خواتین حضور کی خدمت میں درخواستِ دعا لکھوانے بھی آ جاتی تھیں۔ ان سے مدعا پوچھ کر لکھ دیا کرتی تھی۔ ایک دن تین دیہاتی بہنیں دفتر میں داخل ہوئیں۔ ایک نے پوچھا۔ تمہیں لکھنا آتا ہے۔ اثبات میں جواب دیا۔ نگران کی کچھ تسلی نہ ہوئی۔ دوبارہ پوچھا: تمہیں اچھی طرح لکھنا آتا ہے۔ جواباً عرض کیا۔ جی کچھ آتا ہی ہے۔ اس پر ان میں سے دوسری یوں گویا ہوئی دیکھو! ہم دعا کا رقعہ لکھوانا چاہتے ہیں اور یہ رقعہ ایک چاند کے سامنے پیش ہو گا۔ تمہیں سونا سچا اور ستھرا سفر لکھنا آتا ہے؟ میں نے کہا۔ کوشش کروں گی۔ اچھا اچھا لکھنے کی مگر آپ جو لکھوانا چاہتی ہیں بتا دیں۔ اس پر انہوں نے یک زبان کہا۔ ہم نے جو بتانا تھا بتا دیا۔ اب تم جلدی سے لکھو ملاقات کے لئے جانا ہے۔ تب میں نے ان کا مافی الضمیر خود ہی ٹٹولا خود ہی لکھا اور انہیں پڑھ کر سنا دیا اور وہ دعائیں دیتی چل دیں۔ اور میں سوچ میں پڑ گئی کہ امامت کے ساتھ تعلقِ خاطر کی بھی کیا نرالی ادائیں ہیں۔ نیز یہ کہ خوشخط ہونا کتنا ضروری ہے۔

(۱۳) حضور کی علالت ساری جماعت کے لئے بے حد تکلیف دہ تھی۔ گو الفضل میں ذرا ذرا سی بھی اطلاع مل جاتی تھی۔ مگر ہم گاہے گھر جا کر بھی حضرت سیدہ چھوٹی آپا۔ مریم صدیقہ صاحبہ سے یا حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ۔ بشریٰ بیگم صاحبہ سے طبیعت پوچھ لیتے تھے کہ یہ دونوں محترمات شب و روز پاس ہوتی تھیں مگر زیارت کی اجازت طلب نہ کرتے مبادا حضور کو کسی نوع سے بھی تکلیف ہو اور آرام میں خلل پڑے۔

ایک دن میں گھر سے اسی نیت سے گئی کہ پل بھر کے لئے ہی سہی حضور کی زیارت ہو جائے حضور کا قیام بالائی منزل میں تھا نیچے سیڑھیوں کے سامنے محترمہ بھابی زینب صاحبہ ڈیوٹی پر تھیں آپ محترمہ بصارت سے محروم مگر بصیرت سے معمور تھیں۔ نہایت مخلص اور فعال خاتون تھیں۔ گرمی کا موسم تھا۔ آپ کے بائیں ہاتھ میں پنکھا تھا جس سے آپ ہولے ہولے ہوا لے رہی تھیں۔ میں نے مصافحہ کی نیت سے آپ کا دائیاں ہاتھ تھام لیا اور سلامتی کی دعا ذرا اونچی کر دی۔ مگر آپ نے فوراً پہچان لیا۔ اور نام لے کر کہا کیا حال ہے تمہارا خدیجہ بیگم (والدہ محترمہ) کا کیا حال ہے۔ پھر خود ہی پوچھا تم اوپر جانا چاہتی ہو؟ کہا۔ جی۔ بہت دل چاہتا ہے زیارت کو۔ اجازت دے دی اور ساتھ ہی بتا دیا کہ مہر آپا حضور کے پاس ہیں۔ اوپر گئی۔ حضرت سیدہ مہر آپا نے اندر بلا لیا۔ مگر فرمایا: تم خاموش رہو۔ میں تمہاری طرف سے سب کچھ بتا دیتی ہوں۔ پھر آپ نے حضور کو بتایا۔ سعیدہ احسن آئی ہے سلامتی کی دعا دیتی ہے اور دعا کے لئے بھی کہتی ہے۔ اس وقت حضور بائیں کروٹ لیٹے تھے۔ ہاتھ میں ایک چھوٹی سی ٹائم پیس تھی جس پر آپ کی نگاہیں تھیں۔ میں دائیں طرف کھڑی تھی۔ سیدہ مہر آپا بھی دائیں طرف تشریف فرما تھیں۔ مہر آپا کی بات سن کر حضور نے کروٹ بدل لی اور ایک نظر دیکھا: اور ساتھ ہی بڑے کرب سے فرمایا: "ان کے باپ دادا ابتدائی قادیان کے رہنے والے تھے" قادیان کی یاد نے حضور کو تڑپا دیا۔ اور میں بھی ایک بے چین اور دکھی دل کے ساتھ واپس لوٹ آئی۔ تب معلوم ہوا کہ حضور کی علالت کیا ہے اور چند روز بعد ہی یہ گوہر نایاب اپنے نفسی نقطہ کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا اور "وکان امراً مقضیا" کا فیصلہ صادر ہو گیا۔

معزز قارئین! کیٹری کے لئے کٹورا ہی دریا ہوتا ہے۔ یہ چند یادیں۔ چند باتیں اور ملاقاتیں میرا رأس المال ہیں۔ سرمایۂ حیات ہیں اور زندگی بھر کا اثاثہ ہیں جن کی میں اکثر جگالی کیا کرتی ہوں۔ مگر سوچا اب تو زندگی کی شام بھی ڈھل چکی ہے۔ پھر ٹکٹ بھی پاس ہی ہے کیا خبر کب سٹیشن آ جائے۔ اس لئے ان موتیوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو مٹی میں رولنے کی بجائے اپنے عالمگیر بھائیوں کے سامنے رکھ دوں جس کا جی چاہے انہیں چن لے۔

مجھے یقین ہے کہ احباب جماعت میں سے کسی ایک کے پاس ان سے بھی سوا گوہر نایاب اور تابدار ہوں گے۔ مگر لوگ بڑے سیانے بلکہ فرزانے ہوتے ہیں۔ اپنے نقد مال کی طرح ان جواہرات کو بھی ذہن کے صندوقچوں میں بند کر کے رکھتے ہیں کہ کہیں ہوا نہ لگ جائے۔

دیکھیں میری بھی سنیں! جماعت احمدیہ عالمگیر ہے اور جماعت کا ہر امام بھی عالمگیر ہے۔ بالخصوص امام الثانی سے وابستہ خدائی وعدوں کی اور پھر ان کے پورا ہونے کی تو یہ بھری دنیا چشم دید گواہ ہے۔ اس لئے جس کسی کے پاس جس نوعیت کا بھی سرمایہ ہے جو آپ کا مرہونِ منت ہے اسے حقیقی وارثوں سے چھپا کر نہ رکھیں بلکہ سرِ عام رکھ دیں۔ اس سے بہتوں کا بھلا ہوگا۔

پھر اس سچائی کو بھی کون جھٹلا سکتا ہے کہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی جیسے گنج ہائے گراں مایہ، نابغہ روزگار روز روز کہاں پیدا ہوتے ہیں جس نے سینکڑوں بیکسوں، بے بسوں اور خزف ریزوں کو جلا دے کر گوہر آبدار بنا دیا اور لاتعداد خس و خاشاک میں رلتے ہوئے موتیوں کو عزت دار بنا کر سر اٹھا کر چلنے کے قابل بنا دیا۔ کیا ان سب کو بلکہ ہم سب کو یہ یاد نہیں کہ احسان کا بدلہ احسان کے سوا کچھ بھی نہیں۔ یقیناً ہمیں یہ یاد ہے اور یاد ہونا چاہیئے۔

عبادت میں دوام اختیار کرو

اگر تم دنیا میں دوام چاہتے ہو تو عبادت کی حفاظت کرو۔ اگر تم امن اور سکون کے لئے دوام چاہتے ہو تو عبادت میں دوام اختیار کرو۔ اگر تم آسمانی حوادث سے محفوظ رہنا چاہتے ہو اور دکھوں اور مصیبتوں سے امن میں آنا چاہتے ہو تو عبادت کو اس کی شرائط کے ساتھ بجا لاؤ تا کہ عبادت تمہارے لئے محافظ بن جائے۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

THE CHOICE OF NEW GENERATION

ہمیشہ پیپسی کولا پیجئے

ڈیلر: ۔۔۔ اسلم برادرز ۔۔۔ خانیوال

جدید یونانی طریقہ علاج کا مرکز

ہر قسم کے پیچیدہ امراض کے علاج کے لئے تشریف لائیں

الیاسؒ دواخانہ

مستورات کیلئے معائنہ کا معقول انتظام ہے۔ نیز ہر قسم کی دیسی ادویات بھی دستیاب ہیں

حکیم الیاس احمد رجسٹرڈ طبی کونسل پاکستان۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED

FOR GENUINE TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9

AL-FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

TOYOTA - DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز

۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۳

فون: ۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷ - ۷۷۲۴۶۰۹

ایک وقت میں تین کام

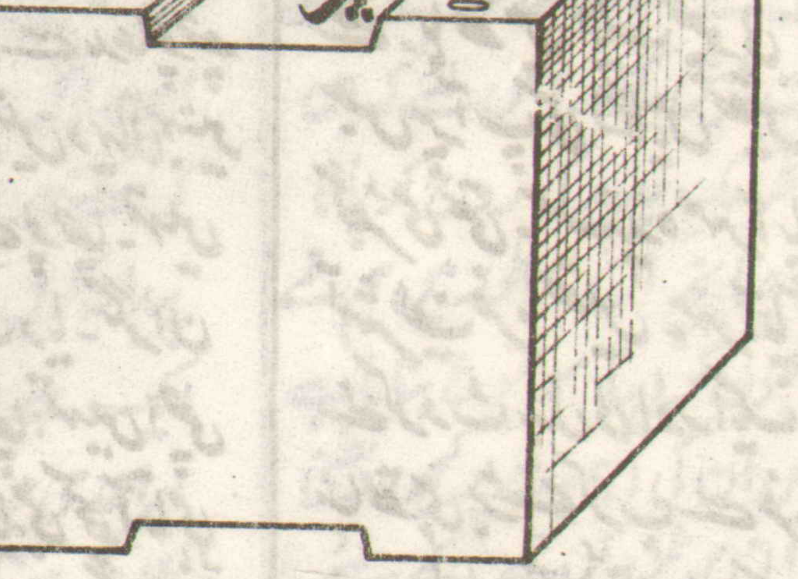

دھوئے بھی
چمکائے بھی
کپڑوں کو مہکائے بھی

بھائی سوپ رجسٹرڈ

WARRIOR

وزن میں پورا ◉ معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزا سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کیساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔ اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ "وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں"

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۷۱۷۷۶۴ - ۴۷۷۶۴
فیکٹری ۰۴۵۲۴/۳۴۰ - ۶۱۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت مت نکلوایئے

دانت درد کا فوری علاج ممکن ہے

پائیوریا۔ دانتوں کو ٹھنڈا گرم پانی لگنا
دانتوں سے خون پیپ کا آنا مسوڑوں کا پھولنا
دانتوں کا ہلنا۔ تمام امراض کے مستقل
علاج کے لیے تشریف لائیں

فل سیٹ
کے ماہر

دانت جرمن اور لندن کے جدید طریقہ سے فکس کئے جاتے ہیں

پرانا اڈہ لاریاں چنیوٹ
میں آپکے پرانے خادم
فون: ۹۴۵۰

بشیر ڈنٹل کلینک چنیوٹ

جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
روایتی زیورات
فون دکان: ۶۴۹ - رہائش: ۱۷
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

الطاف
فرنیشرز
شیخوپورہ روڈ۔ فیصل آباد

پیور بے بی ٹانک

کمزور بچوں کو صحت مند، خوبصورت اور
توانا بناتا ہے۔ قیمت ۲۰/- روپے علاوہ ڈاک خرچ
خالص جرمن ادویہ سے تیار کردہ
شاہ ہومیو سٹور۔ رحمت بازار۔ ربوہ

ڈش انٹینا | مضبوطی اور معیار میں بلند تر | ڈش انٹینا

اعلیٰ کوالٹی کے ڈش انٹینا مختلف سائز میں دستیاب ہے۔
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کا انتظام۔ کم قیمت میں بہترین
پرفارمنس۔ ایک سال کی مکمّل گارنٹی کے ساتھ۔

ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان ۸۳۱ ۹۹
فون رہائش بشارت احمد خان ۸۷ ۹

بروز جمعرات فری میڈیکل چیک اپ

النصرت چلڈرن کلینک
ریلوے روڈ ربوہ

خوشخبری!!

مرکزی کمیٹی کا منظور کردہ "آغاز" راولپنڈی کا بنا ہوا
۱۰' مکمل ڈش انٹینا صرف -/۱۵۰۰۰ روپے میں دستیاب ہے (علاوہ کرایہ اور فٹنگ)
عمدہ پرفارمنس اور بعد از فروخت فری سروس مع پارٹس گارنٹی برائے ریسیور ایک سال
نیز ۱۰' اور ۱۵' کی ڈشیں اور ریسیورز مختلف ورائٹی میں دستیاب ہیں

پاکستان کے تمام شہروں میں ڈیلرز درکار ہیں

امیر صاحب کی سفارش کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر درخواست برائے ڈیلر شپ بھجوائی جاسکتی ہے

سول ڈسٹری بیوٹرز
ٹی وی پوائنٹ
بالمقابل تھانہ کوتوالی
فیصل آباد
فون ۳۰۸۰۶
فیکس
۰۴۱۱ ـــ ۶۱۰۱۷۸

AGHAZ GROUP
THE FREE ENERGY COMPANY

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوالنّاصِر

RJ

نیو الرّحیم
جیولرز
پہلی منزل بھایانی چیمبرز
خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی - فون 664-0231
664-3442
فیکس 6643299 (92-21)

تریاقِ اٹھرا فی ڈبیّ -/۱۵	نور کاجل فی شیشی -/۵	نور نظر اولاد نرینہ کیلئے فی کورس -/۶۲۵	زدجامِ عشق ۳۰ گولی -/۳۰۰	اکسیر معدہ -/۸ -/۱۵ -/۳۰	قندِ شفا نزلہ زکام دُور کرنے کیلئے -/۱۰	حبّ سعال کھانسی اور خراش گلو کیلئے -/۱۰	خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ

دانت اچھے
صحت اچھی

دانت نکالنا کوئی علاج نہیں
دانت مت نکلوایئے
دانت درد کا فوری علاج

35 سالہ تجربہ کار
دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
دانتوں کے کراؤن بنوانے کیلئے تشریف لادیں۔

شریف ڈینٹل کلینک ربوہ فون 418

دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض مثلاً پائیوریا
ماسخورہ۔ خون کا آنا پانی کا گرم اور سرد لگنے کا
تسلی بخش علاج ⁂ فل سیٹ کے ماہر

ٹیڑھے اور بدصورت
دانت سیدھے اور خوبصورت
کئے جاتے ہیں

علاج اور مشورہ کیلئے
قدیمی ، شہرہ آفاق
حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
خود ملیں یا جوابی خط لکھیں
پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ گوجرانوالہ

بے بی ٹانک
بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، دستوں، دانت نکالنے
کی تکالیف اور چڑچڑاپن وغیرہ کیلئے بچوں کا
ٹانک - قیمت -/RS 12 لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
فون: ۶-۶۰۱-۷۷۱ ربوہ

خالص جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ معیاری
زیورات بنوانے ، خریدنے کے لئے
آپ کے قدیمی احمدی جیولرز
محمود جیولرز بلال مارکیٹ
نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون : ۶۸۱ ، ۶۸۲

معیار ـــ اخلاق ـــ خدمت
حیات سنز گولبازار ربوہ
فون
دکان :- ۹۹۷
رہائش :- ۷۷۹
ہر قسم کی کراکری، کرسیاں، نئے شامیانے، قناتیں، ڈنر سیٹ، صوفہ سیٹ و دیگر سامان (دعوت)
کرایہ پر دستیاب ہے ـــ پروپرائیٹر : محمد حیات جنجوعہ

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ

گھر پہ تالا پڑا ہے مدت سے
اس سے کہہ دو کہ اپنے گھر آئے
ڈاکٹر فہمیدہ منیر کے مجموعہ ہائے کلام
۱- بکھری ریت پہ چاند کی کرنیں
۲- پریم سندیسہ
قیمت صرف -/۷۰ روپے
ملنے کا پتہ شمیم میڈیسنز ربوہ
فون ـــ ۵۲۷

ہر سائز ، ہر قسم فریج ، ڈیپ فریزر ،
ٹی وی ، واشنگ مشین بازار سے
ـــ بارعایت خریدنے کے لئے ـــ
عثمان الیکٹرونکس
۱- لنک میکلوڈ روڈ۔ لاہور
پر تشریف لائیں
فون : ۲۳۱۶۸۱ ، ۲۳۱۶۸۰ ، ۲۲۳۲۰۴

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا
خریدنے کے لئے
نیو محمود ٹیلیویژن ۲۱- ہال روڈ۔ لاہور
فون ۳۵۵۴۲۲
۲۲۶۵۰۸

شیزان
پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ۔

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.

adcom 111-89

Digitized by Khilafat Library Rabwah